عورت کا میک اپ کروانے کے لیے بیوٹی پارلر جانا

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر:78

تاریخ اجراء: 17رمضان المبارک1432ھ/18اگست2011ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بیوٹی پارلر جانا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بیوٹی پارلر پردے میں جانا اور پردے میں رہ کر جائز معاملات کرنا جائز ہے۔ اور ناجائز معاملات اگرچہ پردے میں ہوں ناجائز ہیں۔ جیسے میک اپ کروانا جائز ہے جبکہ پردے میں ہو اور بھنویں بنانا، ناجائز ہے۔ اسی طرح عورتوں کا اتنی مقدار میں بال کٹوانا جس سے مردوں سے مشابہت ہو جائے، ناجائز ہے اور کندھوں کے نیچے بالوں کی نوکیں وغیرہ کاٹنا جائز ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: ”عورت کو اپنے سر کے بال کترنا حرام ہے اور کترے تو ملعونہ کہ مردوں سے تشبّہ ہے۔ در مختار میں ہے ”قطعت شعر رأسها اثمت ولعنت والمعنی المؤثر التشبہ بالرجال“ ترجمہ: کسی عورت نے سر کے بال کتر ڈالے تو وہ گنہگار ہوئی۔ نیز اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت برسی اور اس میں جو علت مؤثرہ ہے وہ مردوں سے ”تشبہ“ ہے۔“

(فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ543، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

صحیح بخاری، مسلم، ابی داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی میں ہے” واللفظ للبخاری: ”عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال لعن اللہ الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق اللہ“ ترجمہ: ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کھال گودنے اور گدوانے والی، بال اکھاڑنے والی، خوبصورتی کے لئے دانتوں میں مصنوعی فاصلہ بنانے والی اور بناوٹ خداوند میں ردوبدل کرنے والی عورتوں پر لعنت فرماتا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب الواشمة، جلد02، صفحہ404، مطبوعہ لاہور)

البتہ اگر بھنویں بہت زیادہ ہوگئی ہیں اور دیکھنے میں بہت بری لگ رہی ہیں تو ہلکی سی ترشوا سکتے ہیں۔ یہ اسی صورت میں جبکہ بدنما لگتی ہوں، کئی عورتوں کو بری نہ بھی لگیں تو زبردستی اسے بدنمائی کے دائرے میں داخل کرکے تراشنا شروع کردیتی ہیں۔ اللہ عزوجل نفس کی اتباع سے محفوظ رکھے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم